از اظہر صدیقی برہان آفس دہلی

مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی کی رحلت

کل ہند مسلم مجلس مشاورت کے صدر، جنگ آزادی ہند کے عظیم و محترم مجاہد۔ باوقار قومی وملی رہنما حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی ۱۲ مئی کو بعد ظہر دو سال کی علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ آپ کی نماز جنازہ دوسرے دن صبح ۸ بجے دہلی کی تاریخی جامع مسجد میں مولانا عبد اللہ بخاری شاہی امام نے پڑھائی ہزاروں کی تعداد میں لوگ جنازہ اور تدفین میں شریک ہوئے۔ آپ کے انتقال کی خبر سے پوری دہلی اور پورے ملک میں رنج وغم کی گھٹا چھا گئی۔

جامع مسجد اور آس پاس کے علاقہ کے تمام بازار بند ہو گئے۔ اور آپ کی رہائش گاہ پر لوگوں کا تانتا بندھ گیا ہندوستان کے مختلف شہروں سے مفتی صاحب کے انتقال پُرملال پر تعزیتی جلسوں کی اطلاعات مل رہی ہیں۔ وزیر اعظم ہند مسز اندرا گاندھی نے آپ کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے آپ کو بلند پایہ عالم دین، سرکردہ مجاہد آزادی اور عظیم محب وطن قرار دیا ہے۔

مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی ہندوستان کے ممتاز صاحب بصیرت دردمند عالم دین اور عظیم مسلم رہنما تھے۔ آپ ۱۹۰۱ء میں دیوبند کے ایک مشہور علمی خاندان کے بزرگ مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی کے یہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سے آخر تک دارالعلوم دیوبند کے جید اساتذہ کرام سے حاصل کی۔ اور امتیازی حیثیت سے کامیابی حاصل کی۔ فراغت کے بعد آپ کو اکابر دارالعلوم نے افتاء و تدریس کی خدمات سپرد فرمائیں۔ جس کو آپ نے نہایت قابلیت کے ساتھ انجام دیا۔

کچھ عرصہ بعد آپ ڈابھیل تشریف لے گئے۔ اور وہاں جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں مفتی و مدرس کی حیثیت سے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اسی زمانہ میں گاندھی جی کی مشہور نمک تحریک کا آغاز ہوا۔ اور انگریز گورنمنٹ نے ان لوگوں کی جائیدادوں کو ضبط کرنا شروع کر دیا جو اس تحریک میں حصہ لے رہے تھے۔ آپ نے یہ فتویٰ صادر کیا کہ ان جائیدادوں کو خریدنا مسلمانوں کے لئے جائز نہیں ہے۔ اس فتویٰ سے جہاں تحریک میں جان پڑی وہاں گورنمنٹ بوکھلا گئی۔ اور اس نے مفتی صاحب کے خلاف وارنٹ جاری کر دیا اور آپ کو ملازمت ترک کرنی پڑی آپ نے تحریک، آزادی وطن میں سرفروشانہ حصہ لیا اور اپنی پُرجوش اور ولولہ انگیز تقریروں سے لوگوں کے

دلوں میں آزادی کے جذبوں کی چنگاریاں روشن کیں۔

جمعیۃ علمائے ہند نے تقریباً پچاس سال تک سرگرمی، جانفشانی، بصیرت اور اخلاص کے ساتھ ملی خدمات سرانجام دیں۔ جمعیۃ علمائے ہند کے صف اول کے راہنماؤں میں شمار کیے جاتے تھے۔ جمعیۃ علمائے ہند کے علاوہ تمام مسلم تنظیموں اور بے شمار تعلیمی و سماجی اداروں میں آپ کی صلاحیتوں، اصابت رائے اور دانشمندانہ مشوروں کا اعتراف کیا جاتا تھا۔ اور آپ کی راہنمائی سے فائدہ اٹھایا جاتا تھا۔

کل ہند مسلم مجلس مشاورت اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے لئے تو آپ کی ذات گرامی دل اور دماغ کی حیثیت رکھتی تھی۔ ان تنظیموں کو قائم رکھنے، پروان چڑھانے اور ان کو زیادہ سے زیادہ مؤثر و مفید بنانے میں آپ کی بزرگ و محترم شخصیت کلیدی حیثیت تھی۔ دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے اہم اور مؤثر ممبر تھے کئی بار سنٹرل حج کمیٹی کے چیئرمین رہے۔ سنٹرل وقف کونسل اور وقف بورڈ اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے کورٹ کے ممبر رہے۔

ندوۃ المصنفین دہلی جیسے ٹھوس علمی ادارہ کو قائم کرکے آپ نے ملت اسلامیہ عالم، دنیائے علم و ادب اور دین و مذہب کی ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔ اہل فکر و نظر تسلیم کرتے ہیں کہ اس سخت اور دشوار کن حالات میں حضرت مفتی صاحب نے ایسا علمی کارنامہ سرانجام دیا ہے جس کا مقام تاریخ علم و ادب میں بہت بلند ہے کئی لاکھ صفحات پر مشتمل ٹھوس علمی و تحقیقی لٹریچر اس ادارہ سے شائع ہوا ہے جس کی قدر و قیمت ارباب فکر و دانش اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اخلاق و شرافت شائستگی و تہذیب، بلند حوصلگی وسعت قلب و فکر عفو و درگذر وضعداری و پاسداری کی ایسی پاکیزہ خصوصیات آپ میں پائی جاتی تھیں جن کی وجہ سے آپ نہ صرف مسلمانوں کے تمام طبقوں بلکہ ملک و بیرون ملک کے دوسرے لوگوں میں بھی نہایت عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ صحیح معنوں میں انسانی ہمدردی اور خدمت خلق کا بہترین مجسمہ اور نکھرا ہوا نمونہ تھے۔ نہ جانے کتنے نوجوان ہیں جنہوں نے حضرت مفتی صاحب کی فکری رہنمائی کی روشنی میں اپنی زندگی کی راہوں کو روشن کیا ہے اور نہ جانے کتنے لوگوں کا مستقبل آپ کی اور آپ کی امداد و تعاون کی بدولت روشن ہوا ہے۔

تحریر و تقریر کے میدان کے کامیاب شہسوار تھے۔ زبان و قلم میں بلا کی شگفتگی و دلاویزی تھی۔ آپ کی تقریروں میں علم و روحانیت، فکر و بصیرت اور تحقیق و کاوش کے جوہروں کے ساتھ ساتھ ادب کی چاشنی اور اسلوب کی دلاویزیاں چمکتی دمکتی نظر آتی ہیں۔ کئی اہم کانفرنسوں کی صدارت فرماتے ہوئے آپ نے جو خطبہ ہائے صدارت پیش کئے ہیں وہ بھی آپ کی ملی ہمدردیوں، فکر و شعور کی پختگی، علم و دانش کی روشنی اور بلند پایہ تجربوں کا گراں قیمت اور قابل استفادہ نچوڑ معلوم ہوتے ہیں۔ آل انڈیا ریڈیو سے دینی و مذہبی موضوعات پر آپ کی

تقریریں کتابی شکل میں چھپ چکی ہیں۔ جو اہلِ علم کی نظر میں ہر اعتبار سے اہم اور منفرد قرار پاتی ہیں۔

مختصر یہ کہ حضرت مفتی صاحب کی ذاتِ گرامی قدیم روایاتِ صالحہ کی قیمتی یادگار تھی۔ عالمانہ تہذیب و شائستگی کی ایک ایسی فلک بوس عمارت آپ کے انتقال سے زمین پر آرہی جو بڑی دلکش بڑی بلند پایہ اور قابلِ حفاظت تھی۔ آپ نے بیرونی ملکوں کے کئی سفر کئے اور اہم ترین کانفرنسوں میں اپنی بصیرت افروز رہنمائی کا مظاہرہ کیا۔

انڈونیشیا۔ روس۔ پاکستان اور سعودی عربیہ وغیرہ کئی ملکوں کا دورہ کیا اور ہر جگہ ہر عنوان اور ہر میدان میں اپنی بہترین صلاحیتوں۔ جذباتِ اخلاص اور بلند پایہ علمی مقام اور بے مثال تجربوں کی روشنی سے منور فرمایا۔ آپ کی تقریریں جو آپ نے آل انڈیا ریڈیو سے مختلف مذہبی و دینی موضوعات پر نشر کیں کتابی شکل میں "منارِ صدا" کے نام سے چھپ چکی ہے۔

حضرت مفتی صاحب شیخ الہند مولانا محمود الحسن، مفتی اعظم مولانا مفتی عزیز الرحمٰن۔ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ جیسے آسمانِ علم کے آفتاب ماہتاب ہستیوں کے نقوشِ تاباں کی ایک آخری یادگار اور قیمتی کڑی تھے اور شرافت، وضعداری۔ فکر و فہم۔ اعتدال و میانہ روی۔ حق شناسی اور علوم حقائق کے بحرِ بیکراں کی شناوری میں اپنی مثال آپ تھے۔ تحریر ادبِ عالیہ کا ایک نمونہ تقریر ترتیب فکری و علمی کا شاہکار۔

اللہ تعالیٰ آپ کی بال بال مغفرت فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آپ کے انتقال سے نہ صرف آپ کے صاحبزادگان، صاحبزادی اور دیگر اہلِ خاندان یتیم ہوگئے بلکہ ہندوستانی مسلمانوں کی سیاسی، علمی، سماجی اور دینی صفوں میں سناٹا چھا گیا ہے۔ اور لاکھوں دلوں میں غم و الم کی درد انگیز کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔

آپ نے کبھی گورنمنٹ کوئی عہدہ و منصب قبول نہیں کیا۔ مگر پھر بھی حکومت کے اعلیٰ ارکان، وزیرِ اعظم اور دیگر وزراء نے آپ کی جدائی کو شدت سے محسوس کیا۔ اور ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا۔

تمام مدارس دینیہ و اسلامیہ سے پرخلوص درخواست ہے کہ وہ اسلام اور اہلِ اسلام کے مخلص ترین خادم و رہنما کے لئے ایصالِ ثواب کا خصوصی اہتمام فرمائیں ۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ اپنا پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمائیے۔ (ادارہ)